ہوتا ہے تماشہ ہر روز میرے آگے(حسن زیب جدون)

یہ تماشا تو ازل سے ہوتا چلا آ رہا ہے صدر ذی وقار! کبھی سقراطکبھی ذوالفقارعلی بٹھو تو کبھی نقیب اللہ محصمر اس تماشے کی بھینٹ چڑھتا ہے تو کبھی معصوم (زینب / فریال) جیسی معصوم کلیاں اس کی زد میں آتی ہیں۔ کبھی شیعہ،سنی دیوبندی جیسے 73 فرقوں کے درمیان اسلام تماشا بن کر رہ جاتا ہے تو کبھی سری لینکن شہری پریانکا کمارا اس تماشے اور تماش بینوں کا مقابلہ کرتے کرتے دم توڑ دیتا ہے کہ

"میں پوچھنے لگا ہوں سبب اپنے قتل کا میں حد سے بڑھ گیا ہوں مجھے مار دی جیے یہ ظلم ہے کہ ظلم کو کہتا ہوں صاف ظلم کیا ظلم کر رہا ہوں مجھے مار دی جیے پھر اس کے بعد شہر میں ناچے گا ہو کا شور میں آخری صدا ہوں مجھے مار دی جیے"

یہاں ممبر رسول پر بیٹھ کر محمود و ایاز کی بائی چارگی کا درس دینے والے محرم الحرام کے آتے ہی ان ہی ممبروں پر بیٹھ کر میں مومن اور تو کافر کا نعرہ لگا کر یہ تماشا لگایا جاتا ہے میں مومن اور تو کافر کا نعرہ لگا کر یہ تماشا لگایا جاتا ہے.

یہ تماشا کبھی ملالہ یوسفزئی بھی رچا کر مشہور ہو جاتی ہے-

یہ تماشا ہماری معاشرے کی ننگی حقیقتیں اور ڈرامے بھی کرتی ہیں جن پر پیمرا کا بین ہے۔

یہ تماشہ کپھی رات 12 پجے عدالت لگا کر عدلیہ پھی کرتی ہے۔

یہ تماشہ پاکستانی عوام پھی کرتی ہے کہ جو تربوزہ کو تو سونگ سونگ کر چنتی ہے مگر حکمراں چنتے وقت صم بکم عمی فھم لا یرجعون کی عملی مثال پیش کرتی ہے۔

یہ تماشہ پاکستانی میڈیا بھی کرتا ہے کہ جو موٹروے پر اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنی خاتون کی تصویر اپنے نیوز چینل پر لگا کر یہ دعوی بھی کرتے ہیں کہ اس معصوم کی تصویر آپ تک سب سے پہلے ہم نے پہنچائی ہے۔

یہ تماشہ تو ہمارا تعلیمی نظام بھی کرتا ہے کہ جو نقل کر کے Aگریڈ لانے پر مجبور تو کرتا ہے مگر سیکھنے کے عمل کو ترجیح نہیں دیتا۔

یہ تماشہ تو حقوق نسواں کی بات کرنے والی خواتن پھی کرتی ہیں کہ جو برقع میں آئی خاتون کو عورت مارچ میں داخل نہیں ہونے دیتی۔

یہ تماشہ تو منفی سوچ رکھنے والے مقررین بھی کرتے ہیں کہ پانچ بیٹیوں کو پڑھا کر سی ایس ایس افسر بنانے والے باپ کی مثال دینے کے بجائے اپنی بیٹی کو قتل کرنے والے سنگدل باپ کی مثال دیتے ہیں۔

یہ تماشہ تو وہ خواتین بھی کرتی ہیں کہ جو ماہ رمضان میں سر پر دوپٹہ اوڑہے بغیر اسلام سکھا رہی ہوتی ہیں۔

یہ تماشا تو وہ افراد بھی رچاتے ہیں کہ جو آسمانوں پر بننے والے رشتوں کو تین بول بول کر زمین پر توڑ دیا کرتے ہیں۔

یہ تماشہ تو عرصہ دراز سے ہوتا چلا آ رہا ہے ذی وقار! مگر آج کے اس تماشے اور عرصہ پہلے کے اس تماشے میں فرق فرف اتنا ہے کہ کل غریب کی ناچنے والی بیٹی کو طوائف کہا جاتا تھا اور آج امیر کی ناچنے والی بیٹی کو ٹک ٹاک سٹار کہا جاتا ہے

فرق صرف اتنا ہے کہ کل ظلم کا تماشا رچانےوالوں کے خلاف تلوار اٹھائی جاتی تھی اور آج اس ظلم کے خلاف آپ نے گھبرانا نہیں ہے کی آواز اٹھائی جاتی ہے

فرق صرف اتنا ہے کہ کل سرجیکل اسٹرائیک کا دعوی کرنے والے دشمن کو لاتوں مکوں اور دھپڑوں کا ٹھنڈا ٹھار دل بہار مزے دار شربت پلایا جاتا تھا اور آج اسے گرما گرم چائے پلائی جاتی ہے۔